اللهم انصر أهلنا في سورية

اللهم بارك لنا في شامنا

فضائل الشام

ابو امیمہ اویس

منہاج السنۃ النبویۃ ﷺ لائبریری

حیدرآباد دکن

انتساب

کتابِ ہذا امتِ محمدیہ ﷺ کے ان درد مند افراد کے نام ہے جو شب و روز (اہل شام کے شیر خوار، معصوم بچوں کے لیے، عورتوں اور بوڑھوں کے لیے اہل شام کے برسرِ پیکار نوجوانوں کے لیے اور ان مرد حضرات کے لیے جو ظلم و ستم کے شکار ہیں) دعاء میں مصروف ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کی دعاوں کو اہل شام کے حق میں قبولیت کا درجہ عطاء فرمائے۔ آمین

ابو امیمہ اویس

اللهم صل على

محمد

وعلى آل محمد كما صليت على إبراهيم

وعلى آل إبراهيم إنك حميد مجيد

اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد

كما باركت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم

إنك حميد مجيد

صحيح البخاري : 3370 صحيح مسلم : 405-407

مدحت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَأَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِي

وَأَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ

كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

اور آپ کی ذاتِ اقدس سے زیادہ حسین میری نگاہ نے کبھی کوئی دیکھا ہی نہیں

اور آپ سے زیادہ حسن و جمال والا کبھی کسی ماں نے جنا ہی نہیں

آپ ہر قسم کے عیب سے پاک صاف پیدا کیے گئے ہیں

گویا آپ کی ذاتِ اقدس کو آپ کے منشا کے عین مطابق بنایا گیا ہے

اللهم بارك لنا في شامنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اے اللہ! ہمارے شام میں برکت عطاء فرما“

فضائل الشام

اللهم بارك لنا في يمننا

اللهم بارك لنا في شامنا

ابو امیمہ اویس

منہاج السنۃ النبویۃ ﷺ لائبریری

حیدر آباد دکن

فضائل الشّام

بسم الله الرحمٰن الرحیم والصلوۃوالسلام علی رسول اللہ وعلی ازواجه وآله واصحابه اجمعین الی یوم الدین:امابعد:-

قال الله تبارک وتعالیٰ:

﴿وَنَجَّيْنَاهُ وَلُوطًا إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا لِلْعَالَمِينَ﴾

"اور ہم ابراہیم (علیہ السلام) اور لوط (علیہ السلام) کو بچا کر اس زمین (ملکِ شام) کی طرف لے چلے جس میں ہم نے تمام جہان والوں کے لئے برکت رکھی تھی۔"

(سورۃ الانبیاء:۷۱)

((حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ، "﴿الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا﴾(سورۃالانبیاء:۷۱) قَالَ: الشَّامُ "))

"سیدنا حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابومالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ سورۃ انبیاء آیت نمبر ۷۱ سے مراد ملکِ شام ہے۔"

(مصنف ابن ابی شیبۃ:۱۸/۱۸۴، حدیث:۳۲۶۴۶، الناشر: دارالکنوز، الریاض)

رئیس المفسرین امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں:

«يَقُولُ تَعَالَى مُخْبِرًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سَلَّمَهُ اللهُ مِنْ نَارِ قَوْمِهِ وَأَخْرَجَهُ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِهِمْ مُهَاجِرًا إِلَى بِلَادِ الشَّامِ، إِلَى الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ مِنْهَا» "اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ اس نے اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام کو کافروں کی آگ سے بچا کر شام کے مقدس ملک میں پہنچادیا۔"

«كَمَا قَالَ الرَّبِيعُ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِهِ: إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بارَكْنا فِيها لِلْعالَمِينَ قَالَ: الشَّامُ وَمَا مِنْ مَاءٍ عَذْبٍ إِلَّا يَخْرُجُ مِنْ تَحْتِ الصَّخْرَةِ» "ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تمام میٹھا پانی شام کے صخرہ کے نیچے سے نکلتا ہے۔"

«وَكَذَا قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ أَيْضًا وَقَالَ قَتَادَةُ: كَانَ بِأَرْضِ الْعِرَاقِ، فَأَنْجَاهُ اللهُ إِلَى الشَّامِ» "قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابراہیم علیہ السلام کو عراق کی سرزمین سے اللہ نے نجات دی اور شام کے ملک میں پہنچایا۔"

«وَكَانَ يُقَالُ لِلشَّامِ عِمَادُ دَارِ الهجرة، وما نقص من الأراضي زِيدَ فِي الشَّامِ، وَمَا نَقَصَ مِنَ الشَّامِ زِيدَ فِي فِلَسْطِينَ، وَكَانَ يُقَالُ: هِيَ أَرْضُ الْمَحْشَرِ وَالْمَنْشَرِ، وَبِهَا يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِما السَّلَامُ، وَبِهَا يَهْلِكُ الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ» "شام ہی نبیوں کا ہجرت کدہ رہا، زمین میں سے جو گھٹتا ہے وہ شام میں بڑھتا ہے اور شام کی کمی فلسطین میں زیادتی ہوتی ہے، شام ہی محشر کی سرزمین ہے، یہیں عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے، یہیں دجال قتل کیا جائے گا۔"

(تفسیر قرآن العظیم لابن کثیر: ۳۱۰/۵، الناشر: دار کتب العلمیہ، بیروت)

بلادِ شام کی جغرافیائی حدود

بلادِ شام[The Levant] جسے احادیثِ نبویہ میں 'شام' کہا گیا ہے' دینِ اسلام کی تعلیمات کے مطابق ایک بابرکت اور مقدس سرزمین ہے, احادیث مبارکہ میں جس خطہ ارضی کو 'شام' کہا گیا ہے' اس کی جغرافیائی حدود اس مملکت سے بہت وسیع ہیں جسے معاصر دنیا' شام' [Syria] کے نام سے جانتی ہے، معاصر شام ۱۹۴۶ء میں فرانس کے قبضے سے آزاد ہونے کے بعد دنیا کے نقشے پر نمودار ہوا، اس سے پہلے شام[The Levant] کے نام سے موجود خطہ ارضی میں فلسطین' اسرائیل' موجودہ شام' اردن' لبنان' سائپرس اور ترکی کا ایک صوبہ شامل تھا۔

اہلِ علم اور جغرافیہ دان حضرات کی ایک جماعت ابو اسحاق اصطخری (متوفی: ۳۴۶ھ)' یاقوت الحموی (متوفی ۶۲۶ھ)' ابن شداد (متوفی ۶۸۴ھ)' زکریا القزوینی (متوفی ۶۸۲ھ)' شمس الدین سیوطی (متوفی ۸۸۰ھ) اور ڈاکٹر شوقی ابو خلیل نے شام کی حدود کم وبیش ایک ہی جیسی بیان کی ہیں اور وہ طولاً (یعنی شمالاً جنوباً) فرات سے عریش مصر اور عرضاً (یعنی شرقاً غرباً) جبل طے سے بحیرۂ روم تک ہیں، حالیہ جغرافیائی تقسیم کے تناظر میں شام سے مراد فلسطین' موجودہ شام' اردن اور لبنان کا علاقہ بنتا ہے۔(بسام بن خلیل الصفدی' الفتن والملاحم وأشراط الساعۃ فی بلاد الشام' الجامعۃ الإسلامیۃ' غزۃ' ۲۰۰۸ء' ص ۵۱-۸۱)

اگرچہ احادیث میں 'شام' سے مراد بلادِ شام ہے کہ جس میں موجودہ شام کے علاوہ فلسطین' اردن اور لبنان بھی شامل ہے لیکن اس پورے خطہ میں فلسطین میں 'بیت المقدس' اور موجودہ شام میں 'دمشق' کی اہمیت وفضیلت نصوص میں بطور خاص منقول ہے۔(از: حافظ محمد زبیر حفظہ اللہ)

شام وسیع معنی میں اس علاقے کو کہا جاتا تھا جو کوہ طارس (جنوبی ترکی) کے جنوب میں مشرقی بحیرہ روم اور دریائے فرات کے درمیان واقع ہے لیکن بعد میں یہ نام مذکورہ علاقے کے صرف شمال مشرقی حصے کے لیے استعمال ہونے لگا، فنیقیہ (لبنان)، فلسطین اور اردن کو اس سے الگ کر دیا گیا، قدیم شام کے مشہور شہر یہ تھے: دمشق، اربد (تل ارنورد)، حلب، انطاکیہ، قادس، حماۃ اور تدمر (Palmyra)، دمشق دنیا کے قدیم ترین شہروں میں شمار ہوتا ہے۔

موجودہ عرب جمہوریہ سوریہ (شام) بحیرہ روم، لبنان، ترکی، فلسطین، اردن اور عراق میں گھرا ہوا ہے، اس کا دارالحکومت دمشق ہے، موجودہ شام ۱۳ صوبوں میں منقسم ہے: دمشق، حلب، حماۃ، حمص، لاذقیہ، ادلب، حسکہ، دیرالزور، درعا، سُویداء، طرطوس، رقہ اور قُنیطرہ، جنوبی شام میں حوران کی سطح مرتفع ہے، اُردو میں ماضی کے ملکِ شام کو آج بھی "شام" ہی لکھا جاتا ہے، یاد رہے موجودہ شام میں الجزیرہ کا مغربی حصہ بھی شامل ہے جو ابو کمال (برلبِ فرات) سے لے کر دجلہ کے کنارے عین دیوار اور مغرب میں جرابلس (کرکمیش) تک واقع ہے۔

شام، ارام (آرام) اور سُوریہ: معروف محقق ڈاکٹر سید رضوان علی واسطی لکھتے ہیں "جنگ عظیم اول کے بعد سے اس ملک کا سرکاری نام سُوریہ ہے، قدیم عرب تواریخ اور جاہلی عرب شعراء کے اشعار میں اس کا نام شام ہے، "سُوریہ" شام کا قدیم یونانی نام ہے جس کی تصدیق انجیل لوقا سے بھی ہوتی ہے، اس کا ایک اور قدیم نام "ارام" (یا "ارم") تھا جو دراصل سام بن نوح کے ایک بیٹے کا نام تھا، یہی وجہ ہے کہ جہاں جہاں اردو بائبل کے عہد نامہ قدیم میں لفظ "ارام" آیا ہے وہاں انگلش بائبل میں (سیریا:Syria) کا لفظ ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اردو مترجمین کے سامنے یونانی بائبل بھی تھی جس سے انگریزی میں ترجمہ کیا گیا تھا اسی لیے انجیل لوقا (اردو بائبل) میں شام کا اصل یونانی نام "سوریہ" باقی رکھا گیا ہے۔

(اللؤلؤ المکنون سیرت انسائیکلوپیڈیا: ۴۲۲/۱-۴۲۴، مطبوع: دار السلام، لاہور)

جغرافیائی حدود تبدیل ہونے کی وجہ سے موجودہ شام اور احادیث میں مذکورہ شام کی حدود میں بہت زیادہ فرق ہے، قدیم شام کئی ممالک میں تقسیم ہو چکا ہے، "معجم البلدان" کے بیان کے مطابق جزیرہ نما عرب کا شمالی علاقہ شام کہلاتا تھا، یہ علاقہ انطاکیہ، موجودہ شام اور اُردن پر اور فلسطین سے عسقلان پر مشتمل تھا۔

مختلف احادیثِ صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حجاز، شام اور یمن اسلام و ایمان کے مراکز ہیں اور یہاں سے اسلام اور ایمان کا علم بلند ہوتا رہے گا اور مدینہ سے مشرق کی جانب واقع عراق کا علاقہ فتنوں کا سرچشمہ اور ضلالت و گمراہی کا مرکز ہے، عراق سے بہت سے فتنوں نے جنم لیا، یہاں خیر کم اور شر زیادہ ہے، آپ ﷺ نے یمن و شام کے لیے خصوصی برکت کی دعا فرمائی، اس لیے کہ آپ ﷺ کا پیدائشی اور آبائی علاقہ مکہ مکرمہ یمن کا اور مدینہ منورہ شام کا شہر تھا، جیسا کہ علامہ شرف الدین طیبی نے مشکوۃ المصابیح کی شرح میں کہا ہے۔ (از: فضیلۃ الشیخ محمد محفوظ احمد حفظہ اللہ)

حدیث کی روشنی میں ملکِ شام کی وجہ تسمیہ:

«حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "الْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ وَالْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ، سُمِّيَتْ الْيَمَنَ لِأَنَّهَا عَنْ يَمِينِ الْكَعْبَةِ

وَالشَّأْمَ لِأَنَّهَا عَنْ يَسَارِ الْكَعْبَةِ وَالْمَشْأَمَةُ الْمَيْسَرَةُ، وَالْيَدُ الْيُسْرَى الشُّؤْمَى، وَالْجَانِبُ الْأَيْسَرُ الْأَشْأَمُ"»

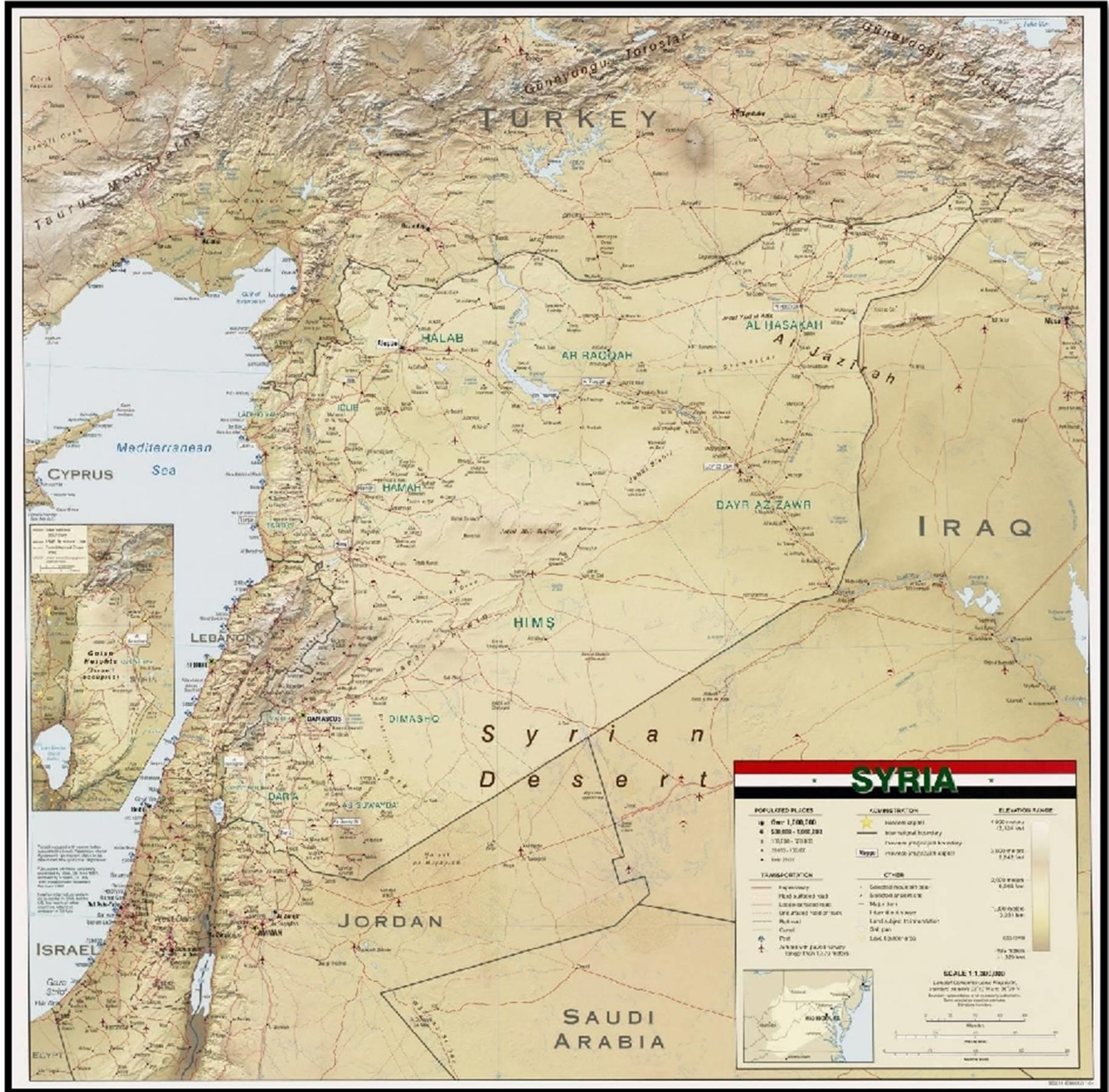
''ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے کہ فخر اور تکبر ان چیخنے اور شور مچانے والے اونٹ والوں میں ہے اور بکری چرانے والوں میں نرم دلی اور ملائمت ہوتی ہے اور ایمان تو یمن میں ہے اور حدیث بھی یمنی ہے، ابو عبد اللہ یعنی (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا کہ یمن کا نام یمن اس لیے ہوا کہ یہ کعبہ کے دائیں جانب ہے اور شام کو شام اس لیے کہتے ہیں کہ یہ کعبہ کے بائیں جانب ہے، "الْمَشْأَمَةُ" بائیں جانب کو کہتے ہیں، بائیں ہاتھ کو "الشُّؤْمَى" کہتے ہیں اور بائیں جانب کو "الْأَشْأَمُ" کہتے ہیں۔''

(صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت، حدیث: ۳۴۹۹)

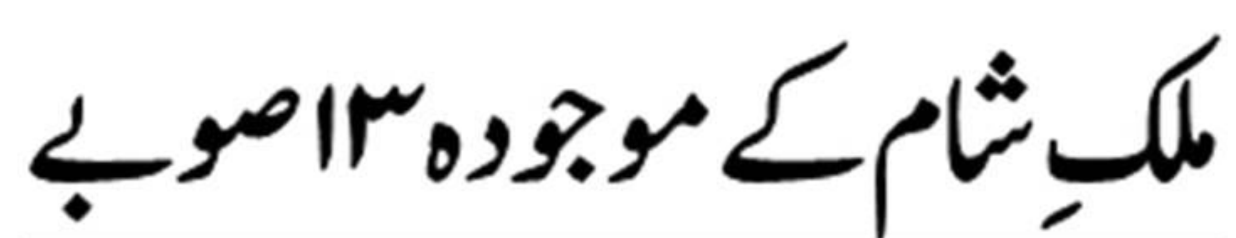
بلادِ شام مبارک علاقوں میں سے ہے، اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کے علاوہ اسے اپنی ظاہری اور باطنی خیرات و برکات کا مرکز بنایا ہے، ملکِ شام کی زرخیزی و شادابی تو واضح ہے اور روحانی طور پر یہ علاقہ انبیاء کرام علیہم السلام کی سرزمین رہا ہے، لوگ بالعموم فطری طور پر خیر چاہنے والے دینِ حق کے پیرو ہیں، بالخصوص ۲۰۰۰ء کے شروعات ہی سے اردن اور لبنان کے عوام میں خیر پایا جاتا ہے، آخر میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اسی علاقہ میں ہوگا، اسی وجہ سے اس علاقے کی طرف ہجرت کی ترغیب دی گئی ہے، عصر حاضر میں بلادِ شام میں ہمیں جو فوجی اور سیاسی فتنے نظر آتے ہیں یہ "الملحمۃ الکبری، وقتها، سبب

قیامہا"کا پیش خیمہ ہے، ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ شامی مسلمانوں کی مدد اور غیب سے نصرت عطاء فرمائے، اور دنیائے اسلام میں امن اور آشتی کا بول بالا کردے۔ آمین

ملکِ شام کا جغرافیائی نقشہ



الحسكة
حلب
الرقة
إدلب
اللاذقية
حماه
دير الزور
طرطوس
حمص
دمشق
محافظة ريف دمشق
القنيطرة
درعا
السويداء



ملکِ شام کے موجودہ ۱۳ صوبے



ملکِ شام کی فضیلت میں وارد شدہ آثار:

(پہلی حدیث)

(۱)((حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَفِي يَمَنِنَا. قَالَ قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا قَالَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَفِي يَمَنِنَا. قَالَ قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا قَالَ قَالَ هُنَاكَ الزَّلاَزِلُ وَالْفِتَنُ، وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ))

(۱)"مجھ سے محمد بن مثنی نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے حسین بن حسن نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے عبداللہ بن عون نے بیان کیا، ان سے نافع رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، ان سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اے اللہ ! ہمارے شام اور یمن پر برکت نازل فرما، اس پر لوگوں نے کہا اور ہمارے نجد کے لیے بھی برکت کی دعا کیجئے لیکن گوں نے کہا اور ہمارے نجد کے لیے بھی برکت کی دعا کیجئے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی کہا" اے اللہ ! ہمارے شام اور یمن پر برکت نازک فرما" پھر لوگوں نے کہا اور ہمارے نجد میں ؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہاں تو زلزلے اور فتنے ہوں گے اور شیطان کا سینگ وہی سے طلوع ہو گا۔"

(صحیح البخاری، کتاب الاستسقاء، باب: زلزلے اور قیامت کی نشانیوں کا بیان، حدیث: ۱۰۳۷۔ وسنن الترمذی: ۳۹۵۳)

(١ /١)((حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقَ، يَقُولُ: أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَا هُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ"))

(1/1)''ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث نے بیان کیا، ان سے نافع رحمۃ اللہ علیہ نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مشرق کی طرف رخ کئے ہوئے تھے اور فرمار ہے تھے ''آگاہ ہو جاؤ، فتنہ اس طرف ہے جدھر سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔''

([متفق علیہ] صحیح البخاری، کتاب الفتن ، باب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رشاد کہ فتنہ مشرق کی طرف سے اٹھے گا، حدیث:٧٠٩٣[راجع:٣١٠٤]۔و صحیح المسلم:٧٢٩٢۔الاستذان للامام مالک:٩٧٥/٢،رقم:٢٩۔ومسند احمد:٥٦٦١)

(دوسری حدیث)

(٢)((حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُؤَلِّفُ الْقُرْآنَ مِنَ الرِّقَاعِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " طُوبَى لِلشَّأْمِ "، فَقُلْنَا: لِأَيٍّ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: " لِأَنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمَنِ بَاسِطَةٌ أَجْنِحَتَهَا

عَلَيْهَا ". قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَ بْنِ أَيُّوبَ»

(۲)''زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کاغذ کے پرزوں سے قرآن کو مرتب کر رہے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مبارکبادی ہو شام کے لیے''، ہم نے عرض کیا: کس چیز کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس بات کی کہ رحمٰن کے فرشتے ان (شام) کے لیے اپنے بازو بچھاتے ہیں۔''

''امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف یحییٰ بن ایوب کی روایت سے جانتے ہیں۔''

(سنن الترمذی، کتاب فضائل ومناقب، باب: شام اور یمن کی فضیلت کا بیان، حدیث: ۳۹۵۴، اسنادہ حسن۔ واخرجہ: احمد: ۱۸۴/۵، من حدیث یحیی بن ایوب بہ وصححہ ابن حبان: ۲۳۱۱۔ والحاکم علی شرط الشیخین: ۲۲۹/۲، ووافقہ الذہبی)

(تیسری حدیث)

(۳)«حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَرِيزٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ حَوَالَةَ الْأَزْدِيِّ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: " سَيَكُونُ أَجْنَادٌ مُجَنَّدَةٌ شَامٌ وَيَمَنٌ وَعِرَاقٌ، وَاللهُ أَعْلَمُ بِأَيِّهَا بَدَأَ، وَعَلَيْكُمْ بِالشَّامِ، أَلَا وَعَلَيْكُمْ بِالشَّامِ،

أَلَا وَعَلَيْكُمْ بِالشَّامِ، فَمَنْ كَرِهَ فَعَلَيْهِ بِيَمَنِهِ وَلْيَسْقِ مِنْ غُدُرِهِ؛ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ تَوَكَّلَ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ"))

(۳)"سیدنا عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب شام، یمن اور عراق میں بہت سے لشکر ہوں گے ، یہ بات اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے کس شہر کا نام لیا تھا؟ البتہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا شام کو اپنے اوپر لازم پکڑو، جو شخص ایسا نہ کر سکے وہ یمن چلا جائے، اور اس کے کنوؤں کا پانی پیئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شام اور اہل شام کا میرے لیے ذمہ لیا ہے۔"

(مسند احمد:۲۲۴۸۹،اسنادہ صحیح۔واخرجہ الطبرانی فی "مسند الشامیین" (۱۰۵۴) من طریق علی بن عیاش، بہذا الِاسناد۔والحاکم:۵۱۰/۴۔وابن عساکر:۱/۴۷-۵۶،وقال الحاکم:اسنادہ صحیح ووافقہ الذہبی۔والطحاوی فی مشکل الآثار:۳۵/۲،عن جبیر بن نفیر عنہ۔ولہ شواہد من حدیث ابی الدرداء وغیرہ)

(چوتھی حدیث)

(٤)((حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ، حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ رَأَيْتُ عَمُودَ الْكِتَابِ

احْتُمِلَ مِنْ تَحْتِ رَأْسِي، فَظَنَنْتُ أَنَّهُ مَذْهُوبٌ بِهِ، فَأَتْبَعْتُهُ بَصَرِي، فَعُمِدَ بِهِ إِلَى الشَّامِ، أَلَا وَإِنَّ الْإِيمَانَ حِينَ تَقَعُ الْفِتَنُ بِالشَّامِ "))

(۴)''سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:ایک دفعہ میں سورہا تھا کہ حالتِ خواب میں، میں نے کتابوں کے گھٹے ستوں کی شکل میں دیکھے کہ ان کتابوں کے میرے سر کے نیچے سے اٹھالیا گیا ہے، میں سمجھ گیا کہ ان کتابوں کو لے جایا جارہا ہے لہٰذا میری نگاہیں ان کتابوں کا پیچھا کرتی رہیں، پھر انہیں ملکِ شام پہنچادیا گیا،(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خواب کی تعبیر میں فرمایا:) یادرکھو جس زمانے میں فتنے رونما ہوں گے،اس وقت ایمان ملکِ شام میں ہوگا۔''

(مسند احمد:۲۱۷۳۳،اسنادہ صحیح۔واخرجہ ابن عساکر فی "تاریخ دمشق"۱/۴۹، من طریق اسحاق بن عیسی، بہذا الِاسناد۔واخرجہ یعقوب بن سفیان الفسوی فی "المعرفۃ والتاریخ":۲۹۰/۲۔ومن طریقہ البیہقی فی"دلائل النبوۃ":۴۴۷/۶۔ وابن عساکر:۴۹/۱، عن عبد اللہ بن یوسف۔واخرجہ الطبرانی فی "الشامیین":۱۱۹۸۔ وابن عساکر:۱ /۴۹، من طریق ہشام بن عمار، کلاہما عن یحیی بن حمزۃ، بہ۔واخرجہ البزار(۳۳۳۲۔ کشف الأستار)۔والطبرانی فی"الشامیین"(۴۴۹)۔وابونعیم فی "الحلیۃ":۹۸۶/۶۔وابن عساکر:۱ /۴۹، من طریق ابی توبۃ الربیع ابن نافع، عن یحیی بن حمزۃ، عن ثور بن یزید، عن بسر بن عبید اللہ، بہ)

(پانچویں حدیث)

(٥)((حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ، لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ "، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيل، قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ، قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوَالَةَ، وَابْنِ عُمَرَ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ))

(۵)''قرہ بن ایاس المزنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب ملک شام والوں میں خرابی پیدا ہو جائے گی تو تم میں کوئی اچھائی باقی نہیں رہے گی، میری امت کے ایک گروہ کو ہمیشہ اللہ کی مدد سے حاصل رہے گی، اس کی مدد نہ کرنے والے قیامت تک اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے، اس باب میں عبداللہ بن حوالہ، ابن عمر، زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ علی بن مدینی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ان سے مراد اہل حدیث ہیں۔

(سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب: سرزمین شام کا بیان، حدیث: ۲۱۹۲، اسنادہ صحیح)

(چھٹویں حدیث)

(٦)((حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: " هَا هُنَا " وَنَحَا بِيَدِهِ نَحْوَ الشَّامِ "، قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ))

(٦)"معاویۃ بن حیدۃ قشیری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کہاں جانے کا حکم دیتے ہیں؟آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک شام کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: "وہاں"۔"

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب: سرزمین شام کا بیان، حدیث: ۲۱۹۳،اسنادہ صحیح)

(ساتویں حدیث)

(٧)((حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَأْمِنَا، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَفِي نَجْدِنَا؟، قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَأْمِنَا، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يمننا، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَفِي نجدنا؟، فَأَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ، وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ))

(٧)"ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا،انہوں نے کہا ہم سے ازہر بن سعد نے بیان کیا، ان سے ابن عون نے بیان کیا،ان سے نافع (رحمۃ اللہ علیہ) نے بیان کیا،ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا"اے اللہ! ہمارے ملک شام میں ہمیں برکت دے، ہمارے یمن میں ہمیں برکت دے۔"صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیااور ہمارے نجد میں؟ نبی کریم ﷺ نے پھر فرمایا:"اے اللہ ہمارے شام میں برکت دے، ہمیں ہمارے یمن میں برکت دے۔"صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اور ہمارے نجد میں؟میرا گمان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تیسری مرتبہ فرمایا:"وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہاں شیطان کا سینگ طلوع ہو گا۔"

(صحیح البخاری، کتاب الفتن، باب: نبی کریم یہ فرمانا کہ فتنے مشرق کی طرف سے اٹھیں گے ،حدیث: ۷۰۹۴)

(آٹھویں حدیث)

(۸ /۱)((حَدَّثَنَا يُونُسُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، أَخْبَرَنَا بِشْرٌ، سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "اللهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا))

(۱/۸)"سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ :اے اللہ! ہمارے شہر مدینہ میں، ہمارے شہر شام میں اور ہمارے شہر یمن میں برکتیں عطاء فرما، اور ہمارے صاع اور مد میں برکت عطاء فرما۔"

(مسند احمد: ۶۰۶۴، حدیث صحیح، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر بشر - وہو ابن حرب الأزدی فقد روی لہ النسائی وابن ماجہ، وفیہ ضعف، لکن یعتبر بہ فیالمتابعات والشواہد)

(٨ /٢)((حَدَّثَنَا يُونُسُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ بِشْرِ بْنِ حَرْبٍ،سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " اللهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا، وَفِي صَاعِنَا ، وَمُدِّنَا، وَيَمَنِنَا، وَشَامِنَا، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ " فَقَالَ: " مِنْ هَاهُنَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ، مِنْ هَاهُنَا الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ))

(۲/۸)" سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: اے اللہ! ہمارے شہر مدینہ میں، ہمارے شہر شام میں اور ہمارے شہر یمن میں برکتیں عطاء فرما، اور ہمارے صاع اور مد میں برکت عطاء فرما، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلع شمس کی طرف رخ کرکے فرمایا کہ یہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوگا، یہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے۔"

(مسند احمد: ۶۰۹۱، حدیث صحیح، رجالہ ثقات رجال الصحیح غیر بشر بن حرب، فقد روی لہ النسائي وابن ماجہ، وفیہ ضعف، لکن یعتبر بہ فی الشواہد والمتابعات)

(نویں حدیث)

(٩)((حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْمَشَّاءِ وَهُوَ لَقِيطُ بْنُ الْمَشَّاءِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَحَوَّلَ خِيَارُ أَهْلِ

الْعِرَاقِ إِلَى الشَّامِ، وَيَتَحَوَّلَ شِرَارَ أَهْلِ الشَّامِ إِلَى الْعِرَاقِ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ"))

(۹) "سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ عراق کے بہترین لوگ شام منتقل نہ ہو جائیں اور شام کے بدترین لوگ عراق نہ پہنچ جائیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے اوپر شام کو لازم پکڑو۔"

(مسند احمد: ۲۲۱۴۵، (اس حدیث کو احمد محمد شاکر رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح کہا ہے)۔ واخرجہ ابن عساکر فی "تاریخ دمشق": ۱/۴۴، من طریق عبداللہ بن احمد بن حنبل، عن ابیہ، بہٰذا الاسناد)

(دسویں حدیث)

(۱۰) ((حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُعَلَّى الدِّمَشْقِيُّ، ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزْدَادَ التَّوْزِيُّ الْبَصْرِيُّ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ، قَالَا: ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَيُّوبَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ الْأَسَدِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «أَهْلُ الشَّامِ سَوْطُ اللهِ فِي أَرْضِهِ، يَنْتَقِمُ بِهِمْ مِمَّنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ، وَحَرَامٌ عَلَى مُنَافِقِيهِمْ أَنْ يَظْهَرُوا عَلَى مُؤْمِنِيهِمْ، وَلَا يَمُوتُوا إِلَّا غَمًّا وَهَمًّا»))

(١٠)"سیدنا خریم بن فاتک اسدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ،آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہلِ شام اللہ تعالیٰ کا کوڑا ہیں، اللہ تعالیٰ اہلِ شام کے ذریعے اپنے (گناہگار) بندوں سے جس کا چاہے انتقام لیں گے، منافقوں پر حرام ہے کہ مومنوں پر غلبہ حاصل کریں، اہل شام منافقت میں نہیں مریں گے مگر غم اور پریشانی میں (مبتلا کئے جائیں گے)۔"

(المعجم الکبیر للطبرانی: ٤١٦٣(٤٠٥٣)، الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: مدلس ہیں اور سماعت کی صراحت نہیں ہے، حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ تقریب میں فرماتے ہیں کہ ولید ابن مسلم ثقہ تو ہیں البتہ مدلس کثیر ہیں، محدث البانی رحمۃ اللہ علیہ نے "سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ واثرہا السیئ فی الامۃ" رقم: ١٤٣ میں اس کو ذکر کیا ہے اور ضعیف قرار دیا ہے، امام المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے "الترغیب والترہیب": ٤/٦٣، میں اس روایت کو نقل فرماتے ہوئے لکھا ہے: اس روایت کو امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے مرفوعاً اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے موقوفاً روایت کیا اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں)

(گیارہویں حدیث)

(١١)«حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنِي بَحِيرٌ، عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي ابْنَ مَعْدَانَ، عَنْ أَبِي قُتَيْلَةَ، عَنْ ابْنِ حَوَالَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَيَصِيرُ الْأَمْرُ إِلَى أَنْ تَكُونُوا جُنُودًا مُجَنَّدَةً جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ"، قَالَ ابْنُ حَوَالَةَ: خِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ

فَقَالَ: "عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَإِنَّهَا خِيرَةُ اللَّهِ مِنْ أَرْضِهِ يَجْتَبِي إِلَيْهَا خِيرَتَهُ مِنْ عِبَادِهِ فَأَمَّا إِنْ أَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ وَاسْقُوا مِنْ غُدُرِكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ تَوَكَّلَ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ"))

(۱۱)''عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عنقریب ایسا وقت آئے گا کہ تم الگ الگ ٹکڑیوں میں بٹ جاؤ گے، ایک ٹکڑی ملکِ شام میں، ایک یمن میں اور ایک عراق میں''۔ ابن حوالہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے بتائیے اگر میں وہ زمانہ پاؤں تو کس ٹکڑی میں رہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے اوپر شام کو لازم کر لو، کیونکہ شام کا ملک اللہ کی بہترین سرزمین ہے، اللہ اس ملک میں اپنے نیک بندوں کو جمع کرے گا، اگر شام میں نہ رہنا چاہو تو اپنے یمن کو لازم پکڑنا اور اپنے تالابوں سے پانی پلانا، کیونکہ اللہ نے مجھ سے شام اور اس کے باشندوں کی (فتنوں سے) حفاظت کی ذمہ داری لی ہے''۔

(سنن ابوداود، کتاب الجهاد، باب: شام میں رہنے کی فضیلت کا بیان، حدیث: ۲۴۸۳، واسنادہ صحیح، (فضیلۃ الشیخ محدث العصر حافظ زبیر علی زئی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق) اخرجہ احمد: ۴/۱۱۰، عن حیوۃ بہ، روایۃ عن بجیر محمولۃ علی السماع، سواء صرح باسماع ام لا، انظر کتابی، الفتح المبین في تحقیق طبقات المدلسین)

(بارہویں حدیث)

(۱۲)((حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ، حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْطَاةَ، قَالَ: سَمِعْتُ جُبَيْرَ بْنَ نُفَيْرٍ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، أَنَّ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوطَةِ إِلَى جَانِبِ مَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا: دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ"))

(۱۲)"ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "(دجال سے) جنگ کے روز مسلمانوں کا جماؤ غوطہ میں ہوگا، جو اس شہر کے ایک جانب میں ہے جسے دمشق کہا جاتا ہے، جو شام کے بہترین شہروں میں سے ہے"۔

(سنن ابوداود، کتاب الملاحم، باب: معرکوں میں مسلمانوں کا مرکز، حدیث:۴۲۹۸، واسنادہ صحیح، (فضیلۃ الشیخ محدث العصر حافظ زبیر علی زئی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق) اخرجہ احمد: ۱۹۷/۵، من حدیث یحیی بن حمزۃ بہ، وصححہ الحاکم: ۴۸۶/۴، ووافقہ الذہبی)

(تیرہویں حدیث)

(۱۳)((قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ " هَذِهِ طَيْبَةُ هَذِهِ طَيْبَةُ هَذِهِ طَيْبَةُ " . يَعْنِي الْمَدِينَةَ " أَلاَ هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذَلِكَ " . فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ " فَإِنَّهُ أَعْجَبَنِي حَدِيثُ تَمِيمٍ أَنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ أَلاَ إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لاَ بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ ما هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ " . وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ . قَالَتْ فَحَفِظْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم))

(۱۳)"(فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے) کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عصائے مبارک کو منبر پر مارا اور فرمایا: یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد مدینہ منورہ سے تھی، خبردار! کیا میں نے تمہیں یہ باتیں بتائی نہ تھیں؟، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں (بتلائی تھیں)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے تمیم کی بات پسند آئی وہ اسی کے مطابق ہے جو میں نے تم لوگوں کو بتایا تھا اور جو کچھ مکہ اور مدینہ کے متعلق بتایا تھا، یادرکھو! (کیا دجال) شام کے سمندر میں ہوسکتا ہے؟، (کیا دجال) یمن کے سمندر میں ہوسکتا ہے؟، (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) نہیں! بلکہ (دجال) مشرق کی طرف ہوگا، جو بھی وہ ہے مشرق کی طرف ہوگا، جو بھی وہ ہے مشرق کی طرف ہوگا، جو بھی وہ ہے مشرق کی طرف ہوگا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا، انہوں (فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا) نے کہا: میں نے یہ (حدیث) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (سن کر) حفظ کرلی۔"

(صحیح المسلم، کتاب الفتن، باب: جساسہ کا قصہ، حدیث :-۲۹۴۲-/۱۱۹[۷۳۸۶]۔
وسنن ابوداود: ۴۳۲۶)

(چودھویں حدیث)

(۱٤)((فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلاَ يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلاَّ مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ))

(۱۴)"(دجال) اسی عالم میں ہوگا جب اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم علیہما السلام کو مبعوث فرمائیں گے، عیسیٰ علیہ السلام (ملکِ شام کے شہر) دمشق کے مشرقی حصے میں ایک سفید مینار کے قریب دو کیسری کپڑوں میں دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے جب وہ اپنا سر اٹھائیں گے تو قطرے گریں گے اور سر اٹھائیں گے تو اس سے چمکتے موتیوں کی طرح پانی کی بوندیں گریں گی، کسی کافر کے لیے، جو آپ علیہ السلام کی سانس کی خوشبو پائے گا، مرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوگا، آپ علیہ السلام کی سانس (کی خوشبو) وہاں تک پہنچے گی جہاں تک ان کی نظر جائے گی، آپ علیہ السلام جب دجال کو ڈھونڈیں گے تو اسے مقامِ لُد کے دروازے پر پائیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام دجال کو مقامِ لد پر قتل کر دیں گے۔"

(صحیح المسلم ،کتاب الفتن، باب: مسیح دجال کا بیان، حدیث :-۲۹۳۷- /۱۱۰[۷۳۷۳]۔ و سنن ابو داود: ۴۳۲۱)

(پندرہویں حدیث)

(۱۵)«حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بن يوسف قال:حَدَّثَنَا يحي بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَلْقَمَةَ نَصْرُ بْنُ عَلْقَمَةَ الْحَضْرَمِيُّ مِنْ أَهْلِ حِمْصَ أَنَّ عمير بنالْأَسْوَدِ وَكَثِيرَ بْنَ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيَّ قَالا: إِنَّ أَباهُرَيْرَةَ وَابْنَ السِّمْطِ كَانَا يَقُولَانِ: لَا يَزَالُ الْمُسْلِمُونَ فِي الْأَرْضِ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، وَذَلِكَ أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قَالَ: لَا تَزَالُ مِنْ أُمَّتِي عِصَابَةٌ قَوَّامَةٌ عَلَى أَمْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَضُرُّهَا مَنْ خَالَفَهَا تُقَاتِلُ أَعْدَاءَهَا، كُلَّمَا ذَهَبَ حَرْبُ نَشَبَ حَرْبُ قَوْمٍ [آخَرِينَ] ، يُزِيغُ اللهُ قُلُوبَ قَوْمٍ

لِيَرْزُقَهُمْ مِنْهُ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ كَأَنَّهَا قِطَعُ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ فَيَفْزَعُونَ لِذَلِكَ حَتَّى يَلْبَسُوا لَهُ أَبْدَانَ الدُّرُوعِ. وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُمْ أَهْلُ الشَّامِ- وَنَكَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُصْبُعِهِ يُومِئُ بِهَا إِلَى الشَّامِ حَتَّى أَوْجَعَهَا»))

(۱۵)"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن سمط کا بیان ہے کہ مسلمان زمین میں قیامت کے برپا ہونے تک موجود رہیں گے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کی ایک جماعت اللہ کے حکم پر قائم و دائم رہی گی، اس جماعت کی مخالفت سے جماعت کو کوئی نقصان نہیں ہوگا، یہ جماعت دشمنوں سے جہاد کرتی رہی گی، جب کبھی ایک لڑائی ختم ہو گی تو دوسری جنگ چھڑ جائے گی، اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کو راہِ راست سے ہٹاتا رہے گا تاکہ ان کے ذریعہ ان کو رزق عطا فرماتا رہے، حتیٰ کہ قیامت برپا ہو جائے گی، گویا وہ اندھیری رات کے ٹکڑے ہوں گے اس وجہ سے وہ گھبرا جائیں گے، یہاں تک وہ چھوٹی زرہیں پہنیں گے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "یہ اہل شام" ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملکِ شام کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے اپنی انگشتِ مبارک زمین پر رگڑی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف محسوس ہونے لگی۔"

(المعرفۃ التاریخ للفسوی: ۲/۲۹۶-۲۹۷، وسندہ صحیح، الناشر: موسسۃ الرسالۃ، بیروت۔ والتاریخ دمشق لابن عساکر: ۱/۵۲۸۔ المحدث البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو صحیح کہا ہے اور سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۳۴۲۵) میں نقل کیا ہے)

(سولہویں حدیث)

(١٦)((حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ التُّسْتَرِيُّ، ثنا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «صَفْوَةُ اللهِ مِنْ أَرْضِهِ الشَّامُ، وَفِيهَا صَفْوَتُهُ مِنْ خَلْقِهِ وَعِبَادِهِ، وَلَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي ثُلَّةٌ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ»))

(۱۶)"سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی زمین میں سے اللہ نے سرزمینِ شام کا انتخاب فرمایا، اور اہل شام میں سے کئی بندے اللہ کے برگزیدہ بندے ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں ایک ایسی جماعت بھی موجود ہے جو بغیر حساب کتاب اور بنا کسی عذاب کے جنت میں داخل کردی جائے گی۔"

(المعجم الکبیر للطبرانی :۷۷۹۶، الناشر : مکتبۃ ابن تیمیۃ ، القاہرۃ۔ وتاریخ دمشق لابن عساکر: ۱/۱۰۷، من طریق الطبرانی۔ المحدث البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیحہ (۱۹۰۹) میں اس کو ذکر کیا ہے)

(سترہویں حدیث)

(١٧)((قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنِي الْمَسْعُودِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: «يُوشِكُ أَنْ تَطْلُبُوا فِي قُرَاكُمْ هَذِهِ طَسْتًا مِنْ مَاءٍ، فَلَا تَجِدُونَهُ يَنْزَوِي كُلُّ مَاءٍ إِلَى عُنْصُرِهِ، فَيَكُونُ فِي الشَّامِ بَقِيَّةُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَاءُ» هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "))

(۱۷)"سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قریب ہے کہ تم ان بستیوں میں ایک پیالہ پانی کا تلاش کرو، لیکن کامیاب نہ ہو سکو، یعنی سارے کا سارا پانی اپنی اصل کی طرف لوٹ جائے گا اور باقی ماندہ مومن اور پانی ملکِ شام میں ہوں گے۔"

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب الفتن والملاحم، باب: ذِكْرُ رَفْعِ الْقُرْآنِ عَنْ قُلُوبِ الْمُسْلِمِينَ، حدیث:۸۵۳۸، وسندہ صحیح (ووافقہ الذہبی رحمۃ اللہ علیہ)، محدث البانی رحمۃ اللہ علیہ اس کو اپنی سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (۳۰۷۸) میں ذکر کیا ہے، محدث البانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث موقوف ہے لیکن مرفوع کے حکم میں آتی ہے)

(اٹھارہویں حدیث)

(۱۸)((أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: «يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى فِيهِ مُؤْمِنٌ إِلَّا لَحِقَ بِالشَّامِ» هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"))

(۱۸)"سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ جو بھی مومن ہو گا وہ ملکِ شام چلا جائے گا۔"

یہ حدیث شیخین رحمۃ اللہ علیہما کی شرط پر صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے نقل نہیں کیا۔

(المستدرک علی الصحیحین: ۸۴۱۳, التعلیق - من تلخیص الذہبی:-۸۴۱۳- علی شرط البخاري ومسلم)

(انیسویں حدیث)

(۱۹)((حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْيَبُ، ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «تَعْلَمُنَّ أَنَّكُمْ بِحَيْثُ تَخْتَلِفُ الْإِنْسُ مِنْ بَيْنِ بَابِلَ وَالْحِيرَةِ، تَعْلَمُنَّ أَنَّ تِسْعَةَ أَعْشَارٍ مِنَ الْخَيْرِ وَعُشْرًا مِنَ الشَّرِّ بِالشَّامِ، تَعْلَمُنَّ أَنَّ تِسْعَةَ أَعْشَارٍ مِنَ الشَّرِّ وَعُشْرًا مِنَ الْخَيْرِ بِسِوَاهَا، وَالَّذِي نَفْسُ ابْنِ مَسْعُودٍ بِيَدِهِ، لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَكُونَ أَحَبُّ شَيْءٍ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ إِلَى أَحَدِكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ أَحْمِرَةٌ تَنْقُلُ أَهْلَهُ إِلَى الشَّامِ» هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "))

(۱۹)"سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جان لو! تم بابل اور حیرہ کے درمیان ایسی جگہ پر ہوگے جہاں پر مختلف لوگ جاتے ہیں، یہ بھی جان لو کہ ملکِ شام میں دس میں سے نو حصے بھلائی ہے اور ایک حصہ برائی کا ہے، اور یہ بھی جان لو کہ باقی علاقوں میں دس میں سے نَو حصے برائی کے ہیں اور ایک حصہ بھلائی کا ہے، اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) کی جان ہے قریب ہے کہ

روئے زمین پر تمہیں سب سے زیادہ یہی چیز محبوب ہو گی کہ تمہارے پاس کوئی ایسی سواری کا بندوبست ہو جائے جو تمہیں اور تمہارے گھر والوں کو ملکِ شام تک پہنچا دے۔"

یہ حدیث سنداً صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے نقل نہیں کیا۔

(المستدرک علی الصحیحین: ۸۵۴۱, التعلیق- من تلخیص الذہبی-۸۴۱۳- صحیح)

(بیسویں حدیث)

(۲۰)«أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرَيْشٍ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو عَائِذٍ عُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ، أَنَّهُ سَمِعَ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ الْكَلَاعِيَّ، يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:«الشَّامُ صَفْوَةُ اللَّهِ مِنْ بِلَادِهِ، يَسُوقُ إِلَيْهَا صَفْوَةَ عِبَادِهِ، مَنْ خَرَجَ مِنَ الشَّامِ إِلَى غَيْرِهَا فَبِسُخْطِهِ، وَمَنْ دَخَلَ مِنْ غَيْرِهَا فَبِرَحْمَتِهِ» هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ"»

(۲۰) "سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ملکِ شام اللہ تعالیٰ کا چنندہ ملک ہے اور ملکِ شام کی طرف اللہ تعالیٰ کے چنندہ بندے آئیں گے، جو فرد بھی ملکِ شام سے نکل کر کسی اور ملک کی طرف چلا جائے تو اللہ تعالی ایسے شخص سے ناراض ہو جاتے ہیں، اور جو کوئی شخص کسی اور ملک سے آ کر ملکِ شام میں داخل ہو جائے تو ایسے شخص پر اللہ کی رحمت ہو گی۔"

(المستدرک علی الصحیحین، کتاب الفتن والملاحم، حدیث: ۸۵۵۵، التعلیق-من تلخيص الذهبي-۸۵۵۵-كلا وعُفير هالك (یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی شرائط پر ہے لیکن عُفیر بن معدان حضرمی حمصی کی وجہ سے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو اپنی صحیح میں نقل نہیں کیا۔امام ابن معین رحمۃ اللہ علیہ نے عُفیر کے بابت فرمایا:((ليس بشيء))،ابن معین رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں کہ: عُفیر کی بیشتر روایتیں-عن سُليم عن أبي أمامة الباهلي-کی سند سے مروی ہیں اور ان کی روایتیں منکر ہیں،البتہ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ''سیر اعلام النبلاء'' میں سُلیم بن عامر کلاعی کی توثیق کی ہے)۔ومعجم الکبیر :۷۷۱۸)

(اکیسویں حدیث)

(۲۱)((حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ دُحَيْمٍ، ثنا أَبِي ح، وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُعَلَّى الدِّمَشْقِيُّ، ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَا: ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عُفَيْرِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ: " أُنْزِلَ الْقُرْآنُ فِي ثَلَاثَةِ أَمْكِنَةٍ: بِمَكَّةَ، وَالْمَدِينَةِ، وَالشَّامِ"))

(۲۱)''سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کے نزول کی تین جگہیں ہیں، مکہ، مدینہ اور شام۔''

(المعجم الکبیر للطبرانی: ۷۷۱۷، وسندہ ضعیف۔امام ہیثمی فرماتے ہیں: ((رواه الطبراني وفيه عُفير بن معدان وهو ضعيف)) مجمع الزوائد للہیثمی: ۷/۳۲۷۔ محدث البانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ((وهذا إسناد ضعيف جداً ؛ عُفير بن معدان: قال الذهبي في المغني:مشهور، ضعفوه. وقال أبو حاتم:لايشتغل بحديثه))، السلسلة الضعيفة للالبانی: ۱۴/۹۰۰)

(بائیسویں حدیث)

(۲۲)((حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى اللَّخْمِيُّ، بِتِنِّيسَ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنَّ عَمُودَ الْكِتَابِ انْتُزِعَ مِنْ تَحْتِ وِسَادَتِي، فَأَتْبَعْتُهُ بَصَرِي فَإِذَا هُوَ نُورٌ سَاطِعٌ عُمِدَ بِهِ إِلَى الشَّامِ، أَلَا وَإِنَّ الْإِيمَانَ إِذَا وَقَعَتِ الْفِتَنُ بِالشَّامِ» هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ"))

(۲۲)"سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے تکیے کے نیچے سے کتاب نکال کر لے جائی جارہی ہے اور میری نگاہیں اس کی

تعاقب میں لگ گئیں، وہ(کتاب) گویا کہ ایک چمکتا ہوانور تھا اور وہ نور ملکِ شام تک پھیل تا گیا ،خبر دار! جس وقت فتنے واقع ہوں گے اس وقت ایمان صرف ملکِ شام میں ہو گا۔''

یہ حدیث شیخین رحمۃ اللہ علیہما کی شرائط کے مطابق ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں فرمایا۔

(المستدرک علی الصحیحین،کتاب الفتن والملاحم،حدیث:۸۵۵۴،التعلیق-من تلخيص الذهبي-٨٥٥٤-على شرط البخاري ومسلم)

(تیئیسویں حدیث)

(۲۳)((حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " سَتَخْرُجُ نَارٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ، أَوْ مِنْ نَحْوِ بَحْرِ حَضْرَمَوْتَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَحْشُرُ النَّاسَ "، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ "،

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ، وَأَنَسٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي ذَرٍّ، وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ، مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ))

(۲۳)''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے حضرموت یا حضرموت کے سمندر کی طرف سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو اکٹھا کرے گی''، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے

عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! اس وقت آپ ﷺ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم شام چلے جانا۔“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے حسن غریب صحیح ہے، اس باب میں حذیفہ بن اسید، انس، ابوہریرہ اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

(سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ حجاز کی طرف سے آگ نکلے، حدیث: ۲۲۱۷، وسندہ صحیح (فضیلۃ الشیخ محدث العصر حافظ زبیر علی زئی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی سند کو صحیح کہا ہے)۔ ومسند احمد: ۶۹/۲، من حدیث حسین بن محمد بہ وصححہ ابن حبان: ۲۳۱۲، من حدیث یحییٰ بن ابی کثیر وھو صرح بالسماع عند ابی یعلیٰ: ۵۵۵۱)

(چوبیسویں حدیث)

(٢٤)((حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ مَكْحُولٍ، قَالَ: "لَتَمْخُرَنَّ الرُّومُ، الشَّامَ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، لَا يَمْتَنِعُ مِنْهَا إِلَّا دِمَشْقَ، وَعَمَّانُ"))

(۲۴)”مکحول نے کہا رومی شام میں چالیس دن تک لوٹ کھسوٹ کرتے رہیں گے اور سوائے دمشق اور عمان کے کوئی شہر بھی ان سے نہ بچے گا۔“

(سنن ابوداود، کتاب السنۃ، باب: خلفاء کا بیان، حدیث:۴۶۳۸،وسندہ ضعیف، (فضیلۃ الشیخ محدث العصر حافظ زبیر علی زئی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی سند کو ضعیف کہا ہے)اور کہاہے :[الولیدبن مسلم لم یصرح بالسماع المسلسل]اور المحدث البانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:[ضعیف الاسناد مقطوع])

(پچیسویں حدیث)

(۲۵)((حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَامِرٍ الْمُرِّيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْعَلَاءِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْأَعْيَسِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَلْمَانَ، يَقُولُ: "سَيَأْتِي مَلِكٌ مِنْ مُلُوكِ الْعَجَمِ يَظْهَرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا إِلَّا دِمَشْقَ"))

(۲۵)”عبدالعزیز بن علاء کہتے ہیں کہ انہوں نے ابوالأعیس عبدالرحمٰن بن سلمان کو کہتے سنا کہ عجم کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ تمام شہروں پر غالب آجائے گا سوائے دمشق کے۔“

(سنن ابوداود، کتاب السنۃ، باب: خلفاء کا بیان، حدیث:۴۶۳۹،وسندہ ضعیف، (فضیلۃ الشیخ محدث العصر حافظ زبیر علی زئی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی سند کو ضعیف کہا ہے)اور کہاہے :[عبدالعزیز بن علاء لم اجد له ترجمة،ولعله عبدالله بن علاء بن زبر فالسند صحیح وإلافضعیف]اور المحدث البانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:[صحیح الاسناد مقطوع])

(چھبیسویں حدیث)

(٢٦)((حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيل، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا بُرْدٌ أَبُو الْعَلَاءِ، عَنْ مَكْحُولٍ، أَنّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَوْضِعُ فُسْطَاطِ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمَلَاحِمِ: أَرْضٌ يُقَالُ لَهَا الْغُوطَةُ"))

(۲۶) ''مکحول کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمانوں کا خیمہ لڑائیوں کے وقت ایک ایسی سرزمین میں ہوگا جسے غوطہ کہا جاتا ہے''۔

(سنن ابوداود، کتاب السنۃ، باب: خلفاء کا بیان، حدیث: ۴۶۴۰، وسندہ صحیح، (فضیلۃ الشیخ محدث العصر حافظ زبیر علی زئی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی سند کو ضعیف کہا ہے (اور شواہد کی بنیاد پر صحیح کہا ہے)) اور کہا ہے: [حمادهوابن سلمة،والسندضعيف للإرسال،وله شاهد،تقدم،ح:٤٢٩٨] اور المحدث البانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: [صحيح]، والفسوی: ۲۹۰/۲۔ والحاکم: ۴۸٦/۴۔ واحمد: ۱۹۷/۵۔ وقال الحاكم: صحيح الاسناد-ووافقه الذهبي، واقرہ المنذری: ۶۳/۴، وهوكماقالوا ۔ ورواه ابن عساکر: ۲۱۹/۱-۲۲۲، وروى عن يحيي بن معين انه ليس فى حديث الشاميين اصح من هذا الحديث فى ملاحم الروم [تخريج احاديث فضائل الشام ودمشق للالبانى،الحديث الخامس عشر، صفحہ: ۳۸-۳۹، الناشر: مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض])

(ستائیسویں حدیث)

(۲۷)((حَدَّثَنَا أَبُو ظَفَرٍ عَبْدُ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، عَنْ عَوْفٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَخْطُبُ، وَهُوَ يَقُولُ: "إِنَّ مَثَلَ عُثْمَانَ عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ يَقْرَؤُهَا وَيُفَسِّرُهَا:﴿ إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾(سورة آل عمران آية:۵۵) ، يُشِيرُ إِلَيْنَا بِيَدِهِ وَإِلَى أَهْلِ الشَّامِ))

(۲۷)"عوف الاعرابی (ابن ابی جمیلہ اعرابی) کہتے ہیں کہ میں نے حجاج بن یوسف کو خطبہ میں یہ کہتے سنا: عثمان رضی اللہ عنہ کی مثال اللہ کے نزدیک عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی طرح ہے، پھر انہوں نے آیت کریمہ:﴿إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾(سورۃ آل عمران آیۃ:۵۵)"جب اللہ نے کہا کہ: اے عیسیٰ (علیہ السلام)! میں تجھے پورا لینے والا ہوں، اور تجھے اپنی جانب اٹھانے والا ہوں، اور تجھے کافروں سے پاک کرنے والا ہوں"(سورۃ آل عمران: ۵۵) پڑھی اور اپنے ہاتھ سے ہماری اور اہل شام کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔"

(سنن ابوداود، کتاب السنۃ، باب: خلفاء کا بیان، حدیث: ۴۶۴۱، وسندہ حسن، (فضیلۃ الشیخ محدث العصر حافظ زبیر علی زئی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی سند کو حسن کہا ہے) اور کہا ہے:

[عبدالسّلام هوابن مطهر،وجعفرهوابن سليمان الضبعي])

(اٹھائیسویں حدیث)

(٢٨)((حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْكُفْرُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، وَالسَّكِينَةُ لِأَهْلِ الْغَنَمِ، وَالْفَخْرُ وَالرِّيَاءُ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْخَيْلِ وَأَهْلِ الْوَبَرِ، يَأْتِي الْمَسِيحُ إِذَا جَاءَ دُبُرَ أُحُدٍ صَرَفَتِ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ، وَهُنَالِكَ يَهْلَكُ "، قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ))

(۲۸)"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایمان یمن کی طرف سے نکلا ہے اور کفر مشرق (پورب) کی طرف سے، سکون واطمینان والی زندگی بکری والوں کی ہے، اور فخر وریاکاری فدادین یعنی گھوڑے اور اونٹ والوں میں ہے، جب مسیح دجال اُحد کے پیچھے آئے گا تو فرشتے اس کا رخ ملکِ شام کی طرف پھیر دیں گے اور ملکِ شام ہی میں وہ ہلاک ہو جائے گا۔"

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب: مدینہ منورہ میں دجال دخل نہ ہوسکے گا، حدیث: ۲۲۴۳، واسنادہ صحیح، المحدث البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے)

(٢٩)((حَدَّثَنَا يَزِيدُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: مُدَّ الْعِرَابُ عَلَى عَهْدِ عَبْدِ اللَّهِ فَكَرِهَ النَّاسُ ذَلِكَ قَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ لَا

تَكْرَهُوا مَدَّهُ فَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ يُلْمَسَ فِيهِ طَسْتٌ مِنْ مَاءٍ فَلَا يُوجَدُ، وَذَاكَ حِينَ يَرْجِعُ كُلُّ مَاءٍ إِلَى عُنْصُرِهِ، فَيَكُونُ الْمَاءُ وَبَقِيَّةُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَئِذٍ بِالشَّامِ»»

(۲۹)''سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ، قاسم بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں دریائے فرات کا پانی بہت زیادہ بڑھ گیا، تولوگوں نے اس علامت کو برا سمجھا،اس پر عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو!دریائے فرات کے پانی کے بڑھ جانے کو برامت سمجھو، بے شک وہ وقت بھی آئے گا کہ دریائے فرات کے پانی کے نشانات تلاش کئے جائیں گے تو پانی کے نشانات بھی میسر نہیں ہوں گے اور یہ اس وقت واقع ہو گا جب سارا پانی اپنی اصل کی طرف لوٹ جائے گا،اوراس دن پانی اور بقیہ مومن صرف ملکِ شام میں ہوں گے۔''

(مصنف ابن ابی شیبۃ:۱۸/۱۸۳،حدیث:۳۲۶۴۱،وسندہ ضعیف (المسعودی: مختلط الحدیث ہیں اور قاسم بن عبدالرحمٰن نے سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا)،الناشر: دارالکنوز،الریاض)

(۳۰)«حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَعْقِلُ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْمَلَاحِمِ دِمَشْقُ، وَمَعْقِلُهُمْ مِنَ الدَّجَّالِ بَيْتُ الْمَقْدِسِ، وَمَعْقِلُهُمْ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ بَيْتُ الطُّورِ»»

(۳۰)''ابوزہرا رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کافروں کے خلاف جنگوں کے دوران دمشق مسلمانون کی بہترین پناہ گاہ ہوگی، اور دجال سے جنگ کے دوران بیت المقدس مسلمانوں کی پناہ گاہ ثابت ہوگا اور یاجوج ماجوج سے جنگ کے وقت بیت الطور مسلمانوں کی پناہ گاہ ہوگا۔''

(مصنف ابن ابی شیبۃ:۱۸/۱۸۴، حدیث:۳۲۶۴۴، وسندہ ضعیف [مرسل ضعیف] (پہلی علت: ابوزہرا تابعی ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر رہے ہیں، دوسری علت: یہ ہے کہ ابو بکر ضعیف راوی ہے)، الناشر: دارالکنوز، الریاض)

صدق اللہ العظیم

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيرًا﴾ ''یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں عمدہ نمونہ [موجود] ہے، ہر اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے۔''

(سورۃ الاحزاب:۲۱)

۲۲/جمادالثانی/۱۴۳۹ھ



اللهم انصر أهلنا في سورية

Fazail-ush-Shaam

Abu Umaimah Owais

Minhaj-us-Sunnat-un-Nabawiya Library

Hyderabad-TS India

